بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

الفضل بیدِ اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ اَن یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر رحمت اللہ خاں شاکر — یوم چہار شنبہ

جلد ۳۱ | ۲۴ ماہ امان ۱۳۲۲ ش | ۱۷ ربیع الاول ۱۳۶۲ھ | ۲۴ مارچ ۱۳۶۲ھ | نمبر ۷۰

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۲ ماہ امان ۱۳۲۲ ہش۔ جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب احمد آباد سے ۱۹ تاریخ کے خط میں لکھتے ہیں کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ حضور کل ناصر آباد سے بذریعہ ریل احمد آباد تشریف لائے۔ اور یہاں کی فصلوں کا معائنہ فرمایا۔ حضور آج یہاں سے محمد آباد جائیں گے۔ جو چھ میل کے فاصلہ پر ہے۔ جمعہ کی نماز وہاں ادا کریں گے۔ اور شام کو انشاء اللہ واپس ناصر آباد پہنچ جائیں گے۔ حضور کے اہل بیت و خدام خیریت سے ہیں۔

حضرت اُم المومنین اطال اللہ بقاءہا کی طبیعت سر درد کی وجہ سے علیل ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

حضرت میر محمد اسحاق صاحب بخار و جسم میں درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔

بابو محمد حسین صاحب سٹیشن ماسٹر مرحوم محلہ دار العلوم کی اہلیہ خدیجہ بیگم صاحبہ ۱۹-۲۰ مارچ کی درمیانی شب کو کوہاٹ میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ کل جنازہ یہاں لایا گیا۔ حضرت مولوی سید ...

قرآن فہمی کی صحیح ...

"جامع اسٹریلین (لاہور) کے منتظمین کی طرف سے اس مہینہ ایک ایسا نیا ادارہ قائم کیا گیا ہے۔ جو نوجوان طلباء اور پڑھے لکھے مسلمانوں کو تین مہینے کے اندر اندر اس قابل کر دیں گے کہ قرآن کو اچھی طرح سمجھ سکیں۔ ہمیں نہیں معلوم اس ادارہ میں طلباء کو کس نہج پر قرآن فہمی کی تعلیم دی جائے گی۔ بہرحال یہ کوشش مبارک ہے۔ کیونکہ قرآن پاک کی تعلیم ہی ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے مسلمانوں کے موجودہ ادبار اور پستی کو دور کیا جا سکتا ہے۔ ہم یہاں سے ہر شخص اس حقیقت کا اعتراف کرے گا۔ کہ مسلمانوں کی پستی کا سلسلہ اس وقت سے شروع ہوا۔ جب مسلمان قرآن سے دور رہنے لگے۔ اور اب تو مسلمانوں کا غالب عنصر قرآن کریم کی تعلیم سے بے بہرہ ہے۔ یہ نیا ادارہ اگر مسلمان نوجوانوں کی ایک جماعت کو قرآن فہمی کی توفیق دے سکے۔ تو اس سے زیادہ مبارک کام اور کیا ہو سکتا ہے۔ لیکن ہمارے خیال میں قرآن حکیم ایسے عظیم الشان نظام حیات کو سمجھنے کے لئے تین مہینہ کی مدت بہت ناکافی ہے۔ اگر ادارہ اس مدت کو بڑھا کر ایک سال کر دے۔ تو یہ کام زیادہ کامیابی سے انجام پا سکے گا۔"

یہ وہ نوٹ ہے۔ جو معزز معاصر شہباز ۱۸ مارچ نے شائع کیا ہے۔ یہ امر خوشکن ہے کہ مسلمانوں میں ایک عنصر ایسا پیدا ہو رہا ہے جو قرآن فہمی کی طرف توجہ رکھتا ہے۔ اور اس کے لئے اداروں کا قیام بھی ایک نیک فال ہے لیکن ہم ایسے بھائیوں کی خدمت میں دردمندانہ گذارش کرتے ہیں کہ قرآن فہمی کا جو رستہ وہ اختیار کر رہے ہیں وہ صحیح نہیں ہے ایسے ادارات میں تین ماہ یا ایک سال تو کیا ساری عمر پڑھتے رہنے سے بھی قرآن کریم کا فہم حاصل نہیں ہو سکتا۔ ایسا فہم اور ایسا علم جو مسلمانوں کے دینی مقام اور دینی منصب حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے۔ جو انہوں نے قرون اولیٰ میں حاصل کیا تھا۔ اور جس کے نتیجہ میں وہ موجودہ پستی کی حالت سے نکل کر روحانی بلندیوں میں پرواز کرتے ہوئے قرب الٰہی حاصل کر سکتے اور زمین پر خدا تعالیٰ کے ظل اور اس کی صفات کے مظہر ہوتے ہوئے دنیوی حکومت بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ کسی ادارہ میں تعلیم حاصل کرنے کے نتیجہ میں حاصل نہیں ہو سکتا۔

یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ تقویٰ ہی دینی علم کی جڑ ہے۔ قرآن شریف خود فرماتا ہے ھدًی للمتقین یعنی ان لوگوں کے واسطے یہ ہدایت کا ذریعہ ہے جو کہ تقویٰ کو اختیار کرتے ہیں۔ اور جو لوگ متقی نہیں وہ قرآن کریم کی ہدایت سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے قرآن شریف کو سمجھنے کے واسطے تقویٰ کا ہونا ضروری ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ لا یمسہ الا المطہرون سوائے مطہر اور متقی لوگوں کے اور کوئی اس کے علوم سے بہرہ ور نہیں ہو سکتا۔ دنیوی علوم اور حرفہ اور پیشہ اور فلسفہ اور خشک منطق حاصل کرنے کے واسطے یہ ضروری نہیں۔ کہ انسان متقی ہو کیسا ہی فاسق فاجر کوئی ہو ان علوم میں دسترس کر سکتا ہے۔ مگر دینی معارف اور حقائق اور لطائف صرف انہی لوگوں کو حاصل ہو سکتے ہیں جو متقی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

"اللہ تعالیٰ نے اس بات کو حرام کیا ہے کہ فسق و فجور اور شرارت کے ساتھ کسی کو دینی علوم بھی حاصل ہو جائیں۔ ہاں چور کی طرح کوئی دوسروں کی بات لے کر بیان کرے۔ تو وہ مال مسروقہ ہے لیکن وہ کلام جو روح القدس کی تائید کے ساتھ ہوتا ہے۔ وہ تقویٰ کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا تمام دینی علوم کی کنجی تقویٰ ہی ہے۔"

پھر فرماتے ہیں:"نفس مطہرہ کو قرآن کریم سے مناسبت ہے۔ اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے۔ لا یمسہ الا المطہرون۔ یعنی قرآن کریم کے حقائق صرف ان پر کھلتے ہیں۔ جو پاک دل ہوں۔ کیونکہ مطہر القلب انسان پر قرآن کریم کے پاک معارف بوجہ مناسبت کھل جاتے ہیں۔ اور وہ ان کو شناخت کر لیتا ہے۔ اور سونگھ لیتا ہے۔ اور اس کا دل بول اٹھتا ہے۔ کہ ہاں یہی راہ سچی ہے اور اس کا نور قلب سچائی کی پرکھ کے لئے ایک علیحدہ معیار ہوتا ہے پس جب تک انسان صاحب حال نہ ہو۔ اور اس تنگ راہ سے گزرنے والا نہ ہو جس سے انبیاء علیہم السلام گزرے ہیں تب تک مناسب ہے۔ کہ گستاخی اور تکبر کی جہت سے مفسر القرآن نہ بن بیٹھے۔" (برکات الدعا صفحہ ۲۰)

پس ایسے ادارے قائم کرنے۔ اور ان کے ساتھ دلچسپی رکھنے والے بھائیوں کی ان کوششوں کی داد دینے کے ساتھ ہم از راہ خیر خواہی انہیں آگاہ کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ جس مرض کا ازالہ انہیں مطلوب ہے وہ اس طرح نہ ہو سکے گا۔ اور جس منزل پر وہ پہنچنا چاہتے ہیں یہ رستہ انہیں وہاں نہ پہنچا سکے گا۔ اس کے لئے صحیح رستہ وہی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ بالا ارشادات میں بیان کیا گیا ہے۔ تقویٰ۔ طہارت اور دل کی پاکیزگی کے بغیر یہ مقصد حاصل نہیں ہو سکتا۔ اور یہ مقام مامورین اللہ کے ہاتھ میں ہاتھ دیکر ہی حاصل کیا جا سکتا ہے جو شخص اس راہ سے خود آگاہ ہے۔ اس کا اتباع ہی دوسرے کے کام ...

حضرت اُمّ المومنین مدظلہا العالی کے ارشاد کی اشاعت

اس پرچہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے دعا کرنے کے متعلق حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کا ارشاد علیحدہ کاغذ پر بطور ضمیمہ واقفین تحریک جدید کی طرف سے شائع کردہ بھجوایا جا رہا ہے تا دوست گھروں پر چسپاں کر کے آویزاں کر سکیں۔ اور پیش نظر رکھ سکیں۔ اس کے متعلق یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ کہ اس پر حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کے قلمی دستخط موجود ہیں۔ اور اس لحاظ سے یہ اعلان اپنی ذات میں ایک تاریخی حیثیت رکھتا ہے۔ جو دوست اس کی مزید کاپیاں منگوانا چاہیں۔ وہ چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ واقف تحریک جدید دار البجاہدین کو محصول ڈاک بھیج کر منگوا سکتے ہیں۔

بائیسواں وقارِ عمل

یومِ عمل ۔ ۲۵ امان بروز جمعرات ۔ مقامِ عمل ۔ باب الانوار سے قادر آباد کو جانیوالی سڑک
وقت ۔ ۹½ بجے صبح شروع ہوگا۔ وقارِ عمل کی عادت سے دنیا سے غلامی مٹتی ہے۔ سستی اقتصادی بدحالی اور سوال کی عادت دور ہو جاتی ہے۔ ہاتھ سے کام کرنے کی عادت پیدا ہوتی ہے۔ اور پھر کام کو ذلیل نہیں سمجھا۔ اس وقارِ عمل سے ہمارے مذہب کو تقویت پہنچتی ہے۔ پس ہم سب انصار خدام اور اطفال کو چاہیئے۔ کہ وقارِ عمل کو اپنا قومی فریضہ سمجھتے ہوئے اس میں شامل ہوں۔ اور وقت کی پوری پوری پابندی کریں۔

مہتمم شعبہ وقارِ عمل مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

اشاعتِ اسلام کا واحد ذریعہ

اسلام نام ہے خدا تعالےٰ کے آگے مکمل تسلیم کا۔ بندے کا اپنے خدا کے ساتھ حقیقی تعلق کو قائم کرنے کا۔ اور انسان میں اس احساس کے پیدا ہو جانے کا۔ کہ وہ اپنے خالقِ حقیقی کا ایک ادنےٰ عبد ہے۔ پھر اسلام نام ہے مخلوق خداوندی بالخصوص بنی نوع انسان کے درمیان صلح و آشتی۔ محبت و یگانگت کے قائم کرنیکا اور یہی وہ مقصد ہے۔ جس کے حاصل کرنے کے لئے اسلام قطعاً کسی قسم کے جبر و اکراہ کی اجازت نہیں دیتا۔ اور یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ قلوب کو کسی امر پر رضامند کرنے کے لئے کسی جبر کی ضرورت نہیں ہوتی۔ دل کو کسی بات پر آمادہ کرنے کے لئے کسی اکراہ کی احتیاج نہیں ہوتی۔ اسی لئے اسلام جو محبت اور اخوت کے قیام کے لئے خدا تعالےٰ کا آخری پیغام ہے۔ اس کی اشاعت کے لئے کسی سختی اور تشدد کی ضرورت نہیں۔ بلکہ صلح و محبت کے ساتھ اس حقیقت کی تلقین اصل طریق ہے۔ اور معقولیت کا ہی وہ صحیح طریق ہے۔ جس کے ذریعہ بہترین نتائج حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ ذرا سا اکراہ بھی اسلام کے اس حسین چہرہ کو گدلا کر سکتا ہے۔ اس لئے ہمارے لئے اشاعتِ اسلام کا ذریعہ تبلیغ کے سوا کوئی نہیں"۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۶ اخاء ۱۳۲۱ہش)
آج اسلام پھر سے زندہ ہے۔ آج احمدیت کے ہاتھوں اس کا احیاء ہے۔ احمدیت ہی وہ حقیقی اسلام ہے۔ جس کی عالمگیر اشاعت ہمارے ذمہ ہے۔ پس ہر احمدی اسلام کا مبلغ ہے۔ اس لئے ہم میں سے ہر ایک کیلئے ضروری ہے کہ تبلیغ کے صحیح طریق سے واقف ہو۔ مخالف کے اعتراضات ہمیں معلوم ہوں اور ان کے بطلان سے ہم مکمل طور پر واقف

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

اندرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب ۲۰ فروری ۱۹۴۳ء تک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخلِ احمدیت ہوئے:۔

۳۲۶ ۔ علی محمد صاحب گورداسپور	۳۳۲ ۔ مہر دین صاحب گورداسپور	۳۳۸ ۔ علی احمد صاحب گورداسپور
۳۲۷ ۔ رشیم بی بی صاحبہ "	۳۳۳ ۔ شکر محمد صاحب "	۳۳۹ ۔ محمد نواز صاحب "
۳۲۸ ۔ سردار صاحب "	۳۳۴ ۔ عبد الغنی صاحب "	۳۴۰ ۔ نذیر احمد صاحب "
۳۲۹ ۔ مختار احمد صاحب "	۳۳۵ ۔ مہر الدین صاحب "	۳۴۱ ۔ بشیر احمد صاحب "
۳۳۰ ۔ عبد الستار صاحب "	۳۳۶ ۔ پیر محمد صاحب "	۳۴۲ ۔ محمد طفیل صاحب "
۳۳۱ ۔ نذیر احمد صاحب "	۳۳۷ ۔ دلاور احمد صاحب "	۳۴۳ ۔ حمیداں صاحبہ "

(باقی)

عشق و مُشک

(از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

مُحسن جو میرا خاص ہو۔ اوروں کا بالعموم
مُشفق بھی تُم شفیق بھی تُم۔ دلرُبا بھی تُم
کاٹیں اگر چُھری سے مرا بَند بَند آپ
کرتا ہُوں اِک حَسین کے ہاتھوں قبول مَوت
"ہرگز نہ میرد آنکہ دِلش زندہ شُد بعشق"
زندہ ست نامِ گنبدِ خضرا زِ عشقِ یار
واجب ہے، آفتابِ نبوّت کا اِنتظار
احمدؐ "جری" نے جُملہ مذاہب کے پہلواں
دیکھا یہ ہم نے بزمِ مسیحاؑ میں عُمر بھر
اِک آگ سی لگا گیا بس رات رات میں
تو ہند میں بھی اُسکے لئے دُعائیں سُست
دوزخ ہے ہجرِ یار۔ تو دُنیا ہے بے ثبات
قُربانیوں کے جوش میں تن کا نہیں ہے ہوش
اَعدا کی مسجدوں سے نکل آئے خود ہی ہم
ایمان و عشق دیکھ۔ کہ ہیں جمع ایک جا!
ساماں ہم اپنا لائے جو تُلنے کو حشر میں
اُلفت کی برکتیں تھیں کہ صد گُونہ بڑھ گئے
یارب۔ مری دُعائیں ہمیشہ قبول ہوں

پھر کیوں نہ اُس سے عشق کی پُوری کروں رُسوم
قُرباں ہیں پھر نہ کیوں ہُوں، تصدّق سے گھُوم گھُوم
فُزتُ وَرَبِّ الکعبۃ کہُوں۔ ہاتھ چُوم چُوم
خوشیوں سے شاد شاد۔ مسرّت سے جھُوم جھُوم
کو شُد شہید و کرد بجانِ جہاں لزوم
نَوبت زند بگنبدِ افراسیاب بُوم
گِرتے ہوں جب شِہاب۔ مُکدّر ہوں جب نجوم
اِس طرح سے بھگا گئے کہ پسپا ہُوا ہجوم
آہ و بکا کا شور تھا۔ یا رَبّنا کی دھُوم
اُس یار کا قدوم کہ تھا میمنت لزوم
جس پر درود پڑھتے ہیں ابدالِ شام رُوم
جنّت ہے کُوئے یار۔ مری اصل زاد بُوم
کہتا ہے کوئی ہم کو جہول اور کوئی ظلوم
واں لغو کچھ رسوم تھیں، یا وقف کی رقوم
وہ ثلجِ قلب اگر ہے۔ تو یہ آتشِ سموم
کچھ ذکر و فکرِ عشق تھا۔ کچھ درد اور ہموم
زُہّاد کے فنون سے عشّاق کے عُلوم
اور حشر میں نہ کچھ بھی شرمندہ اور ملُوم

آمین

احراریوں کی بدزبانی کے خلاف احتجاجی جلسہ

قادیان ۲۳ مارچ ۱۹۔۲۰ مارچ کو میلاد النبیؐ کے نام سے احراریوں نے جو جلسہ کیا۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شانِ اقدس میں نہایت بیہودہ سرائی کی گئی۔ معلوم ہوا ہے کہ ایسے لوگوں نے بھی اس میں حصہ لیا۔ جن سے نقضِ امن کا خطرہ محسوس کرتے ہوئے حکومت پہلے ضمانت لے چکی ہوئی ہے۔ آج بعد نماز مغرب زیرِ صدارت جناب مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری مسجد اقصےٰ میں ایک جلسہ منعقد ہوا جسمیں مولوی شریف احمد صاحب خواجہ خورشید احمد صاحب مجاہد سیالکوٹی اور مولوی غلام باری صاحب نے احراریوں کے اعتراضات کے جواب دیئے۔ صاحب صدر نے بھی تقریر فرمائی۔ جس میں احمدی احباب کو صبر اور استقلال کے علاوہ تبلیغ کیطرف توجہ دلائی۔ اس کے بعد حلقہ مسجد مبارک اور مسجد اقصےٰ کی طرف سے مندرجہ ذیل ریزولیوشنز پیش ہو کر بالاتفاق پاس ہوئے۔

(۱) احراریوں نے اپنے اجلاس منعقدہ ۱۹۔۲۰ مارچ میں جماعت احمدیہ کے مقدس امام اور بزرگوں کی شان میں جو دلآزار اور فحش حملے کئے ہیں۔ یہ جلسہ اسکے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتا ہوا حکومت کو متوجہ کرتا ہے۔ کہ وہ جماعت احمدیہ کے مقدس مرکز میں اس شدید دلآزاری کے سلسلہ کو روکنے کی طرف کماحقہ متوجہ ہو۔ اور ایسے نازک ایام میں فتنہ و فساد کی آگ کو ہوا دینے والوں کے خلاف مؤثر کارروائی کرے (۲) قرار پایا کہ اس ریزولیوشن کی نقول ایس پی گورداسپور۔ ڈی سی گورداسپور گورنمنٹ آف پنجاب اور پریس کو بھیجی جائیں۔
(سیکرٹری جلسہ)

ہوں۔ چنانچہ شعبہ تعلیم نے اس غرض کے مدنظر کہ ہر احمدی ایک مکمل مبلغ کی حیثیت میں اس فریضہ کو صحیح طور پر ادا کر سکے۔ ایک تبلیغی ٹریننگ کورس مقرر کیا ہے۔ دعوۃ الامیر التصنیف سیدنا حضرت امیر المومنین ... [illegible]

نماز کی رُوحانی برکات

(از جناب چودھری عبدالرحیم صاحب محلہ دارالرحمت قادیان)

ان الصلوٰۃ تنھٰی عن الفحشاء والمنکر الخ

نماز ہر قسم کی بدیوں اور اُن تمام ناپسندیدہ افعال سے روک دیتی ہے۔ جن کو صحیح فطرت بالکل ناپسند کرتی ہے۔ مسلمان کیسے خوش نصیب ہیں کیسے فرشتہ خصلت ہیں۔ اُنکے ماحول جنت کے ماحول کی طرح کیسے غم غلط کرنے والے ہیں۔ جہاں کوئی بدی نہیں۔ کوئی ناپسندیدہ امر نہیں۔ اُن کے گھر بھی ایسے۔ اُن کے محلے بھی ایسے اُن کے شہر بھی اور اُن کے دیار بھی ایسے۔ سبحان اللہ۔ یہ سب نماز کی برکتیں ہیں۔ بھلا دن رات میں جبکہ کم از کم پانچ دفعہ بدیوں اور منکرات سے روکنے والی تاکید ہوتی ہو۔ تو فی الحقیقت حیادار انسان جو ایک دفعہ بھول چوک کر خطاء کر گیا ہے۔ دوسری بار تو سنبھل ہی جائے گا۔ یا پھر تیسری بار سنبھلیگا گیا گذرا ہے۔ تو چوتھی بار ہی ہوش کرلیگا۔ اور بالکل ہی کم ہوش ہے تو آخر پانچ حواس رکھنے والا ہے۔ پانچویں دفعہ تو ضروری آنکھیں کھول لیگا۔ بھلا جس بندے کا یہ اقرار ہو کہ تمام عالموں کی میرا رب حمد بھری ربوبیت کرسکتا ہے اور وہ اپنی بار بار رحم کی عادت رکھنے اور مستقل طور پر اپنے اس وصف سے موصوف ہونے میں غیر انتہاء زمانے تک اپنی ربوبیت کے فیضان میں ان تھک بھی ہے۔ پھر نیک نیت اور صدق دل اور تقویٰ شعار دل رکھ کر اس اقرار کو وہ دستہ بستہ دہرا رہا ہے۔ نہ ایک دفعہ بلکہ پانچ دفعہ تو اُسے کیا ضرورت پڑی ہے کہ اب وہ کسی دُوسرے کے دروازے کو جاکر کھٹکھٹائے یا کسی دُوسرے پر کسی قسم کا سہارا رکھنے کی توقع کرے۔ وہ اپنے مالک رب جس کا مملوک ہونے کا اُسے اقرار ہے۔ ہر قسم کے اعلیٰ صفات پارہا ہے اور اس کو علیم۔ غالب اور قدیر پورے یقین سے تصور کر رہا ہے۔ بھلا یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ اب اپنے نفس کا بندہ ہونا بھی اُسے پسند آجائے جو سراسر کمزوری اور کالمیت ہے۔ اگر کوئی ماحول مسلمانوں کی رہائش کا جنت سا نہیں۔ وہاں کا مسلم اچھا نہیں بولتا۔ بھائی پر ظلم کرتا ہے۔ اس کا حق سمجھنے میں عدل سے کام نہیں لیتا۔ زنا بھی اُس کا وطیرہ ہے۔ وہ جھوٹ بھی بول لیتا ہے۔

وہ عیّار اور مکار اور حیلہ ساز بھی ہے۔ اُس میں احسان کا مادہ کم ہے۔ وہ اکثر اشتعال اور غضب میں حد سے تجاوز بھی کر رہا ہے۔ اور کظم غیظ و غضب اور عفو میں بہت ہی بے وصف ہے اور خونِ ناحق سے بھی نہیں ہچکچاتا۔ تو یہ تو سمجھ میں بسہولت آسکتا ہے کہ وہ نماز کو جس حق سے ادا کرنا چاہیئے۔ ادا نہیں کر رہا۔ اللہ تعالےٰ تو اصدق فی القول ہے۔ نماز تو بالضرور بدیوں اور منکرات اور فحشاء سے نفرت پیدا کرنیوالا اکسیر مثل نسخہ ہے۔ البتہ کچھ بدرقے ضروری ہیں جو اسکے اثر کو موثر بنانے کیلئے از حد ضروری ہیں۔ وہ کیا ہیں۔ وہ پختہ ایمان رکھنا اور تلاوت قرآن سمجھ کر روزانہ کرنا۔ اور آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نقشِ قدم پر کھوج لگا کر چلنا۔ قرآن شریف میں تو اس نے ہوش کر کے پڑھا۔ قل لعبادی یقول التی ھی احسن (یعنی میرے بندے جب بولیں۔ بہترین بول بولیں تاکید کردو) اور تمدن میں سخت کلامی اور بدگوئی اور غیبت وغیرہ سے دو زنگ آلُودہ دل کر کے مسجد میں آکر دست بستہ حملہ کانہ حیثیت میں کھڑے ہو کر الحمد للہ رب العالمین جب کہنے لگے گا۔ تو خواہ اسکی سمجھ میں آجائے گا۔ کہ میں نے اپنے آقا کے فعل کے ساتھ قطعاً موافقت نہیں کی۔ میں نے بجائے رحیمانہ سلوک کے ظالمانہ سلوک اپنے پالنے والے آقا کے بندے کے ساتھ کیا۔ میں بالضرور رب العالمین کے منشاء کے خلاف چلا۔ اور بہت ممکن ہے۔ کہ جس بندے سے میں نے یہ بُرا سلوک کر کے اس کا دل دکھایا ہے وہ خداتعالیٰ کا ایسا مقبول بندہ ہو۔ کہ اس کے دُکھ کو وہ رب العرش العظیم اپنی ہی ایذاء محسوس کرے۔ من عادیٰ ولیاً لی فقد بارزتہٗ للحرب (جو میرے ولی سے عداوت رکھے۔ میں ضرور اس سے علانیہ جنگ کرتا ہوں۔) علاوہ بریں دو لڑنے والے جب تک صلح نہ کرلیں۔ اُن کی دُعا بھی قبول نہیں ہوتی۔ اب مومن یہ کب برداشت کرسکتا ہے۔ کہ اس کا مولیٰ اس سے جنگ کرنے کو آمادہ ہو۔ اور اس کی دُعا بھی معرض التواء میں رہے۔

یہ عبُودیت بھلا کس مرتبہ کی ہے۔ وُہ ضرور ندامت سے توبہ کرے گا۔ اور آئندہ ایسی بے حاجتی سے ضرور ہی اجتناب کرے گا ہلم جرّا۔ (اسی طرح) دُوسرے بُرے اعمال سے بھی وُہ رفتہ رفتہ کنارہ کشی کرے گا۔ اور منکرات اور فحشاء سے کوسوں دُور بھاگے گا۔ اگر وُہ بدعہد نہیں ہے۔ اور ہر نماز میں وُہ یہ عہد کر کے لوٹتا ہے۔ کہ میری زبان کہہ رہی ہے۔ میرے جسم کے پسندیدہ تحائف۔ اور میرے طیب مال کا نذرانہ لوجہ اللہ ہے۔ تو کیا اب معیوب اور بدشکل ظرفوں سے ان تحائف کو وُہ رب العزت کی درگاہ میں پیش کرے گا۔ وُہ بالضرور زبان پاکیزہ۔ بدن مطہر اور مال حلال کا خیال رکھتے ہُوئے ان تمام فحشاء اور منکرات سے اجتناب اور پرہیز کرے گا جو اس کے کسب کے آلات کو طرح طرح کی آلائشوں سے ملوث کرسکتے ہیں خصوصاً جبکہ یہ ان الذین یتلون کتاب اللہ و اقاموا الصلوٰۃ وانفقوا مما رزقناھم سراً و علانیۃً یرجون تجارۃً لن تبور (جو لوگ کتاب اللہ کو پڑھتے رہتے ہیں۔ اور نماز کا قیام رکھتے ہیں۔ اور ہمارے دیئے سے خرچ کرتے رہتے ہیں وُہ نہ برباد ہونے والی تجارت کر رہے ہیں) کے مطابق عمر بھر عمل در آمد رکھتا رہے گا خداتعالےٰ کے اوامر و نواہی کی لاعلمی نیز ایمان کی خامی اور رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عمل سے کم آگاہی تو انسان کو کالانعام بنا دیتی ہے۔ ایسا شخص عبادت کا حق کما حقہا بھلا کیسے ادا کرسکے گا اور خداتعالےٰ کی رضاء کے مسلک پر بھی کسی صحیح طریق سے قدم نہیں رکھ سکے گا۔ اب بظاہر یہ نماز بھی پڑھے۔ اور ایسے شخص نے منکرات اور فحشاء کا ارتکاب بھی کر لیا ہو۔ تو نماز کی حقیقت اور نماز کا اثر تو باطل نہیں ہوسکتے اُس نے صحیح طور سے نسخہ کا استعمال نہیں کیا۔ اور نہ ہی اس کے بدرقوں کو اس کے ساتھ ملا کر با اثر بنایا۔ اُس کی نماز تو اس کے لیئے ویل ہو کر رہ جائے گی۔ یہ منکرات اور فحشاء چھوڑے تو کس بل بوتے پر۔ اس نے خداتعالےٰ کے ذکر (قرآن کریم) کو چھوڑا شیاطین نے اس پر اپنا غلبہ کیا۔ اور خداتعالےٰ کو بھلا کر اس کو خسران کا مُونہہ دکھلایا۔ کیا کرتا ہے۔ کیا نہیں کرتا ہے۔ اس سے یہ غافل حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ارشاد کا اس کو صحیح علم نہیں۔ ایمان بھی پختہ نہیں اور اس کو اتنا بھی یقین نہیں کہ خداتعالےٰ میری ساری کرتوتوں کو دیکھ رہا ہے۔ اب شیطان ایسے کمزور شکار کو بھلا کب چھوڑ سکتا ہے۔ واللہ لا یحب الفساد کے برعکس اس کو ہر قسم کے فساد کی انگیخت دیتا رہے گا۔ اور یہ فحشاء اور منکرات کے چھوڑنے پر کبھی قادر نہ ہو سکے گا۔ انفاق فی سبیل اللہ بھی اگر اخلاص سے ہو۔ تو خداتعالےٰ اور انسان میں خلّت پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ لیکن لاعلم انسان کوڑی کوڑی پر فساد اور جھگڑے کا مرتکب ہوگا اور بھائی کے مال کو ہر ناجائز طریق سے کھانے کی بڑھی ہُوئی خواہش رکھے گا۔ اب اس اسلام کے تمدن میں یہ شخص یونہی گا اور جھیڈو نہ ہوگا۔ تو اور کیا ہوگا۔ اس کی نماز کامل نماز نہ ہوگی۔ اور اس کی رفتار لوجہ اللہ کی بجائے لنفسہ ہوگی۔ یہ اگر اب خاسر نہیں تو کل تو ضرور درجات عالیہ کو حسرت کی نظر سے دیکھتا ہُوا نظر آئے گا۔ اعاذنا اللہ من الخسران حقیقی عید ہونا ایمان کی پختگی۔ تلاوت قرآن مجید سمجھ کر عمل کے لئے روش آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی روشناسی پھر نماز پنجگانہ اس کے حق کو مدنظر رکھ کر ادا کرنا بھی فحشاء اور منکرات سے چھڑاتا نہ ہو۔ تو پھر کفر عیاں ہے۔ گو جامہ زیبی اور شکل مومنانہ ہی کیوں نہ ہو۔ رہا مال سے غضب رب کو کم کرنا پھر تو یہ بھی مشکل ہی ہے۔ اس کا مخلص عید ہوتا تا بادشاہ بھی تجھ سے برکت پائیں۔ ورنہ تو تکلیف ہے۔ زمین و آسمان والوں کی لعنت تو کب برداشت کرسکے گا۔

کیا آپ سابقون میں آنا چاہتے ہیں

"میں یہ بھی توجہ دلاتا ہُوں۔ کہ جو لوگ وعدہ کریں۔ وُہ جلد سے جلد ان کو پورا کرنے کی کوشش بھی کریں۔ تا ان کی قربانی سے زیادہ سے زیادہ سلسلہ کو فائدہ پہنچے۔ چاہیئے کہ جو دوست سابقون میں ہونا چاہیں وہ ۳۱ مارچ تک اپنے چندے کو ادا کردیں"۔

آپ نے اگر ۳۱ مارچ تک ادا کرنے کے لئے کوئی کوشش نہیں کی۔ تو اب غافل نہ رہیں۔ ایک ہفتہ باقی ہے۔ اس ہفتہ میں کوشش کریں کہ ۳۱ مارچ تک اپنا وعدہ سو فیصدی مرکز میں داخل کردیں۔ اللہ تعالےٰ توفیق دے۔

(فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

صوبہ یوپی میں کامیاب تبلیغی دورہ

مہاشہ محمد عمر صاحب۔ مولوی عبدالمالک خان صاحب اور گیانی عباد اللہ صاحب پر مشتمل جو تبلیغی وفد صوبہ یوپی کا کامیاب دورہ کر رہا ہے۔ اس کی تیسری رپورٹ درج ذیل ہے۔ یہ رپورٹ مہاشہ محمد عمر صاحب کی تحریر کردہ ہے۔ (ایڈیٹر)

ریاست الور اور والئے الور کے محل میں پیغام احمدیت

ہم اودھ متھرا سے روانہ ہو کر الور پہنچا۔ سب سے پہلے راجہ عبدالرحمن صاحب آرمی منسٹر اور بی۔ اے ایم ڈی سے ملاقات کی۔ آمد کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ اختلافی مسائل پر بھی دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔ آپ بہت خلیق ہوشمند وطن دار انسان ہیں۔ آپ نے سلسلہ کی تبلیغی مساعی کو بہت سراہا اور غیر ممالک میں تبلیغ اسلام کے بارہ میں اپنے ذاتی معلومات کو پیش کیا۔ سلسلہ کا انگریزی اور اردو لٹریچر مطالعہ کے لئے دیا گیا۔ نیز ریویو آف ریلیجنز انگریزی اپنے نام جاری کرایا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو آپ دعاؤں کے لئے ایک احمدی دوست کے ذریعہ درخواست کرتے رہتے ہیں۔

ان کے بعد خان بہادر روح اللہ خان صاحب انسپکٹر جنرل پولیس ریاست الور کی کوٹھی پر وفد نے آپ سے ملاقات کی۔ آپ کے مکان پر چند اور معززین بھی تشریف فرما تھے۔ رسمی و تعارفی گفتگو کے بعد ہماری طرف سے مولوی عبدالمالک خان صاحب نے احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ جس کو سب حاضرین نے دلچسپی سے سنا۔ اور سب حاضرین کو موجودہ تباہکن عذاب کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں تفصیل سے بتائی گئیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر روشنی ڈالی گئی۔ آپ کے مکان پر ریاست کے پروپیگنڈا سیکرٹری جو ایک ہندو دوست تھے۔ ان سے خاکسار نے گفتگو کی۔ اور جب خاکسار ان کو ویدوں کے منتر یا گیتا کے شلوک قرآنی استدلال و مضامین کے سمجھانے کے لئے پیش کرتا۔ تو وہ بہت حیران ہوتے۔ انسپکٹر جنرل صاحب بھی بہت مسرور ہوئے۔ آپ بے حد خلیق و ہمدرد انسان ہیں۔ آپ کے فرزند اکبر صفی اللہ صاحب سے بھی ملاقات کی۔ جو الور میں سپرنٹنڈنٹ جیل ہیں۔ آپ کو بھی جماعت سے بہت دلچسپی ہے اور آپ نے اس ملاقات پر بہت خوشی کا اظہار کیا قاضی محمد یوسف صاحب ایس۔ پی سے بھی وفد نے ملاقات کی۔ اور آپ نے بھی بہت دلچسپی کا اظہار کیا۔ یہ تمام حکام ریاست نہ صرف ریاست کے بھی خواہ ہیں۔ بلکہ ان کے دلوں میں خدا کا خوف ہے۔ اور ہر انسان کے سے بلا امتیاز مذہب و ملت ہمدردی رکھتے ہیں۔

ہم مسلمانوں میں سے بعض سر آوردہ لوگوں سے ملے اور ان میں سے بعض نے پبلک جلسہ میں ہماری تقریریں کرانے کی کوشش کی۔ شام کا وقت جلسہ کے لئے مقرر کیا گیا۔ اور تمام انتظامات کا پروگرام طے ہو گیا۔ منتظمین نے ہم سے یہ خواہش ظاہر کی۔ کہ ہم یہ ظاہر نہ ہونے دیں۔ کہ ہم احمدی ہیں۔ اور قادیان سے آئے ہیں۔ اور نہ اپنی تقاریر میں احمدیت کا ذکر کریں۔ مگر ہم نے صاف کہہ دیا کہ ہم ہرگز ایسا کرنے کو تیار نہیں۔ ہم تو آئے ہی اس مقصد کے لئے ہیں۔ کہ احمدیت سے لوگوں کو آگاہ کریں۔ چنانچہ وہ جلسہ ملتوی ہو گیا۔

مہاراجہ الور کے محل میں پیغام احمدیت

ہم تینوں ممبران وفد مہاراجہ صاحب الور سے ملاقات کے لئے ان کے محل پہنچ گئے۔ جو شہر سے ۶۔۷ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اور مہاراج کے اتالیق راؤ یوسف علی صاحب سے ملاقات کی۔ اور ان سے یہ خواہش کی۔ کہ ہم مہاراج سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں۔ اور اسلامی لٹریچر ہندی میں دینا چاہتے ہیں۔ مہاراج سیر سے واپس تشریف لائے۔ اور ان سے راؤ صاحب نے ہمارا ذکر کیا۔ ہم کو محل میں طلب کیا گیا۔ اور ملاقات کے کمرے میں بٹھایا گیا۔ وہاں پر انسپکٹر جنرل پولیس۔ مہاراج کے گرو پنڈت رام بھدر اوجھا ایم۔ اے نیز مہودے دھیائی گنیش لعل جی لفٹنٹ کرنل نیز راج کمار انل سنگھ جی وغیرہ حکام بھی تشریف فرما تھے۔ اس دن مہاراج کے بچوں کے گلے کا اپریشن تھا جس کی وجہ سے تفصیلی ملاقات تو نہ ہو سکی۔ البتہ مہاراج نے ہمارا ہندی لٹریچر قبول فرمایا اور پڑھنے کا وعدہ فرمایا۔ تقریباً ۲ گھنٹہ تک وہاں پر گفتگو ہوتی رہی۔ جس میں تفصیل سے جماعت کے عقائد اور نظام کو مولوی صاحب نے بیان کیا۔ راج گورو نے ہمارے خیالات کو سنا۔ اور بہت تعریف فرمائی۔ اور ہر شخص جو اس جگہ آتا۔ اس سے خود راج گورو تعارف کراتے۔ اور فرماتے۔ کہ قادیان سے یہ تین مورتیاں زبرہما۔ وشنو۔ مہیش آئی ہیں۔ آپ لوگ ان کے خیالات سنیں خاکسار نے جب ویدوں کے منتر وغیرہ پڑھے۔ تو فرمانے لگے کہ میرا دل چاہتا ہے۔ کہ ان کو ریکارڈ میں ضبط کر کے لوگوں کو وہ ریکارڈ سناؤں۔ راؤ یوسف علی صاحب جو مہاراج کے اتالیق ہیں۔ جماعت کے عقائد کو سنکر بہت متاثر ہوئے۔ اور سلسلہ کا لٹریچر مطالعہ کے لئے طلب کیا۔ بعض سوالات بھی سلسلہ کے عقائد کے متعلق دریافت کئے گئے۔ جن کا خوش اسلوبی سے جواب دیا گیا۔ خدا کے فضل سے تفصیل سے ان تمام حضرات کو سلسلہ کے عقائد مدلل طور پر سنانے کا موقعہ خدا نے مرحمت فرمایا۔ ہم سنسکرت کالج کے پرنسپل سے ملاقات کے لئے گئے لیکن طلباء امتحانوں کے لئے باہر جا چکے تھے۔ اس لئے وہاں لیکچر نہ ہو سکا البتہ خاکسار نے وہاں پر گفتگو کی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی اور تعلیمات سے ان کو آگاہ کیا۔ جس کا خدا کے فضل سے اچھا اثر پڑا۔ اور انہوں نے دوبارہ آنے کی دعوت دی۔ رات کو ۸ بجے منظور احمد صاحب کے مکان پر جہاں ہم لوگ ٹھہرے ہوئے ہیں۔ مولوی عبدالمالک صاحب نے بعض مسلمان دوستوں کو تبلیغ کی۔ اور تمام اختلافی مسائل پر بالتفصیل روشنی ڈالی۔ یہ گفتگو اس درجہ دلچسپ رہی۔ کہ صبح فجر کی نماز تک سب جاگتے رہے۔ اور مولوی صاحب بیان فرماتے رہے۔ درمیان میں جو سوالات کوئی پوچھتا اس کے جواب بھی دئیے گئے۔ خدا کے فضل سے الور میں بھی ایک بیعت ہوئی۔

باندی کوئی میں تبلیغ احمدیت

وفد ریاست الور سے روانہ ہو کر باندی کوئی میں پہونچا۔ بعض مقامی مسلمان احباب سے ملاقات کی گئی۔ اور پبلک جلسہ کی کوشش کی۔ لیکن بعض وجوہ کی بناء پر جلسہ نہ ہو سکا۔ البتہ انفرادی طور پر تبلیغی فریضہ کو ادا کیا گیا۔ یہ ایک ایسی بستی ہے۔ جو ریاست جے پور میں شامل ہے۔ لیکن اس کا بعض حصہ گورنمنٹ کے پاس بھی ہے۔ ایک مقامی مسلمان سب انسپکٹر سے ملاقات کی گئی۔ اور گیانی عباد اللہ صاحب نے ان سے دو اڑھائی گھنٹہ تک صداقت اسلام از روئے کتب غیر مسلم ان کی خواہش کی بناء پر انکو سمجھائی صاحب موصوف بہت متاثر ہوئے۔ پولیس کے دیگر افسران کو مدعو کر کے تعارف کرایا۔ اور وہ سب ملکر بہت خوش ہوئے۔ اور اس بات کا اعتراف کیا کہ خدمت اسلام کا جو کام جماعت احمدیہ کر رہی ہے وہ نہایت شاندار ہے۔ ہمارے علماء لوگوں کو مسجد میں بیٹھ کر کافر بنانا ہی جانتے ہیں۔ بعض غیر مسلموں کے سوالات بھی ان لوگوں نے پیش کئے۔ جن کے جواب گیانی صاحب نے دئیے۔ جن کو سنکر وہ بہت محظوظ ہوئے۔ اور جب سکھ لٹریچر سے صداقت اسلام پر دلائل سنائے گئے۔ تو انہوں نے بعض سکھوں کو مدعو کر کے ان حوالجات کی تصدیق بھی کرائی۔ اور ان سکھوں نے ان حوالجات کا اعتراف کیا۔ اس سے ان پر اور بھی بہت عمدہ اثر پڑا۔ مولوی عبدالمالک صاحب نے عیسائیوں کے بعض اعتراضات کے جوابات دئیے۔ اور خاکسار نے آریہ سماج کے اعتراضات کے جوابات دئیے۔ نیز جب لوگوں کا کافی اجتماع ہو گیا۔ تو صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو متعدد طرق سے

مختلف مقامات میں سیرت النبیؐ کے جلسے

ڈنگہ ضلع گجرات۔ جلسہ سیرت النبی میں بابو عطا محمد صاحب۔ رسول احمد صاحب۔ بشیر احمد صاحب احمد یان وشیو رام صاحب مہاشہ نے تقریریں کیں۔ حاضری کافی تھی۔ خاکسار احمد دین

بھوماں وڈالہ ضلع امرتسر۔ مورخہ ۱۴ مارچ کو جلسہ کر کے اخبار الفضل کے مضامین پبلک کو سنائے گئے۔ خاکسار محمد الدین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بھوماں وڈالہ

مہت پور مکیریاں۔ موضع مہت پور میں جلسہ کیا گیا۔ جس میں خاکسار نے رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حالات کو مختصر طور پر ڈیڑھ گھنٹہ بیان کیا۔ پھر اسی وقت موضع گھسیٹ پور پیغام پہنچایا۔ اور شام کو سیرت النبی کا جلسہ کیا۔ جو دو گھنٹہ تک جاری رہا۔ سامعین اکثر غیر احمدی تھے تمام نے نہایت خوشی سے اس میں حصہ لیا۔
خاکسار روشن الدین احمد از احمدیہ دار التبلیغ مکیریاں

قصور ۱۲/۳/۳۳ کو جلسہ ہوا۔ خاکسار نے جلسہ کی غرض بیان کی۔ پھر سید احمد علی صاحب سیالکوٹی مولوی فاضل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر دو گھنٹہ تقریر کی۔ حاضرین پر اس کا خاص اثر تھا۔ آپ کے بعد ماسٹر مادھو رام صاحب بی۔ اے نے تقریر کی۔ خاکسار مرزا محمد صدیق بیگ

مڈھ رانجھا ضلع سرگودھا۔ سیرت النبی کا جلسہ زیر صدارت جناب مولوی رفیع الدین صاحب منعقد کیا گیا۔ شیخ شمس الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ نے خاتم النبیین نمبر سے مضمون پڑھ کر سنایا۔ پھر جناب سردار ایشر سنگھ صاحب نے دلچسپ تقریر کی اس کے بعد صدر صاحب جلسہ نے ۱½ گھنٹہ لیکچر دیا
شیخ عبدالرشید احمدی سیکرٹری انجمن احمدیہ

قادر آباد ضلع سیالکوٹ۔ ۱۴ مارچ جلسہ سیرت النبی منعقد کیا گیا۔ مختلف اصحاب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر الفضل سے مضامین پڑھ کر سنائے

وصیتیں

نوٹ: وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۶۴۴۶: منکہ رحمت بی بی بیوہ اکبر علی خاں صاحب مرحوم قوم راجپوت عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۲/۹/۳۲ ساکن بھگلانہ۔ ڈاکخانہ خاص ضلع ہوشیار پور۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت ہماری مشترکہ غیر منقولہ جائیداد موازی ۴۱ کنال ۱۹ مرلے ہے جس کے نصف حصہ کا مالک میرا جیٹھ ہے۔ اور بقیہ نصف حصہ ۲۰ کنال ۹½ مرلہ کی میں تاحیات مالکہ ہوں۔ چونکہ میری کوئی اولاد نرینہ نہیں ہے۔ اس لئے میں اس زمین کو رہن اور بیع وغیرہ نہیں کر سکتی۔ صرف میں اس کی آمد کی تاحیات حقدار اور مالکہ ہوں۔ موجودہ وقت میں اس کے علاوہ بصورت نقدی یا زیور وغیرہ میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ لہٰذا میں اپنی اس آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان کرتی ہوں۔ چونکہ زمین مذکور کی آمد غیر معین ہے۔ اس لئے جو کچھ بھی آمد ہوا کرے گی اس کا ۱/۱۰ حصہ انشاء اللہ باقاعدہ ادا کرتی رہوں گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر بھی میری جائیداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط المرقوم تاریخ ۲ فروری ۱۹۴۳ء۔ کاتب الحروف احقر محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال۔ الامۃ نشان انگوٹھا رحمت بی بی۔ گواہ شد۔ فتح محمد احمدی بقلم خود میٹیانہ۔ گواہ شد۔ حمید اللہ بقلم خود میٹیانہ۔

نمبر ۶۴۴۸: منکہ صغریٰ بیگم زوجہ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب شاد قوم ارائیں عمر ۴۳ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن کانپور یو۔ پی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۱/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت ایک زمین دو کنال دو مرلہ محلہ دارالانوار قادیان میں مبلغ ۴۰۰/ روپے کی موجود ہے۔ اس کے علاوہ ایک جوڑی بندے طلائی۔ ایک عدد انگوٹھی طلائی۔ ایک عدد ٹیکا طلائی۔ ایک عدد ناک کا کیل طلائی جن کی کل قیمت کا اندازہ آجکل کے نرخ سے ۱۴۸ روپے ہوتے ہیں۔ ایک عدد سنگر مشین سیکنڈ ہینڈ قیمتی ۵۰/ روپے۔ مندرجہ بالا اشیاء کی کل قیمت ۶۰۸/ روپے ہوتی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی منقولہ یا غیر منقولہ میری جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں انشاء اللہ اپنی زندگی میں قسط وار ۶۰/ روپے کا ۱/۱۰ حصہ یعنی ۶۰/۱۲ روپے صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کرنے کی کوشش کروں گی تاکہ میرے مرنے تک میرے ذمہ کوئی بقایا نہ رہے۔ میں اپنا مہر عرصہ سے خاوند کو معاف کر چکی ہوں۔ الامۃ صغریٰ بیگم بقلم خود قادیان گواہ شد (ڈاکٹر) بشیر احمد شاد احمدی قادیان خاوند موصیہ۔ گواہ شد شریف احمد احمدی کانپوری

نمبر ۶۴۴۷: منکہ نواب بی بی زوجہ چودھری ننھے خانصاحب قوم جٹ عمر ۵۴ سال۔ تاریخ بیعت قریباً پندرہ سال ہوئے۔ ساکن غازی کوٹ ڈاکخانہ گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں: میری جائیداد اس وقت پانچ سو روپیہ کی رہن لی ہوئی اراضی واقعہ غازی کوٹ ہے۔ اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور اقرار کرتی ہوں کہ انشاء اللہ ۵۰/ روپے ایک سال کے اندر نقد ادا کر دوں گی۔ اس کے علاوہ اگر کوئی جائیداد بھی میری وفات پر ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ یہ اراضی رہن میں نے اپنے زیورات فروخت کر کے لی تھی۔ مہر میں وصول کر چکی ہوئی ہوں۔ الامۃ۔ نواب بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد ننھے خاں خاوند موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد

رپورٹ مساعی مجلس خدام الاحمدیہ بابت ماہ ظہور ۱۳۲۱ ہش

شعبۂ ذہانت و صحت جسمانی

مجالس قادیان۔ دارالرحمت و دارالفضل میں لاٹھی سکھلانے کا کام جاری رہا۔ دارالسعۃ:۔ پی ٹی کروائی جاتی رہی۔ مسجد مبارک:۔ بعض اراکین ورزش اور تیرنے کی مشق کرتے رہے۔

مجالس بیرونی۔ سیالکوٹ شہر:۔ لاٹھی سکھلائی گئی اور پیدل چلنے کی مشق کروائی جاتی رہی۔ لاہور:۔ حلقہ دہلی دروازہ میں لاٹھی ٹریننگ۔ سلطان پورہ میں غلیل کی مشق اور ایک حلقہ میں کبڈی کی مشق کروائی جاتی رہی۔ لائلپور:۔ انفرادی طور پر بعض اراکین ورزش کرتے رہے۔ کریام:۔ چند خدام دیسی کھیلیں کھیلتے ہیں۔ داتا زیدکا:۔ انفرادی طور پر بعض اراکین ورزش کرتے ہیں۔ گوجرانوالہ:۔ بعض ممبران فرداً فرداً ورزش کرتے ہیں۔ دو ہفتہ فٹ بال کھیلا گیا۔ کراچی:۔ شام کو باقاعدہ والی بال کھیلا جاتا رہا۔ کیرنگ:۔ کبڈی اور لاٹھی چلانے کی مشق ہفتہ میں دو بار کی جاتی رہی۔ گھٹیالیاں:۔ اراکین کھیلوں میں دلچسپی لیتے رہے۔ چک ۹۹ جنوبی:۔ ایک دن دوڑوں کا مقابلہ ہوا۔ بھڑتانوالہ:۔ فٹ بال کھیلنے کا انتظام کیا گیا۔ والی بال کھیلا جاتا رہا۔ اوڑہ:۔ اراکین ورزش کرتے ہیں۔ تیرنے کی مشق کروائی جاتی رہی۔ شملہ:۔ روزانہ ورزش کرنے کی طرف توجہ دلائی جاتی رہی۔ سونگھڑہ:۔ نشانہ بازی۔ تیراکی، کشتی اور گھوڑا سواری کی مشق کروائی جاتی رہی۔ دہلی:۔ ورزش جسمانی ہوتی ہے۔

شعبۂ تجنید:۔ اس ماہ مندرجہ ذیل نئی مجالس قائم ہوئیں۔ ہیلوپور ضلع سیالکوٹ۔ بھڑتانوالہ ضلع سیالکوٹ۔ ڈھونڈی۔ موکل ضلع سیالکوٹ۔ اس ماہ ۵۶ فارم رکنیت پُر ہو کر دفتر میں موصول ہوئے۔ ماہ زیر رپورٹ میں ۲۵ خطوط بیرونی مجالس کی طرف سے موصول ہوئے۔ اور ۳۱ بیرونی مجالس کو لکھے گئے۔ مجالس سے اراکین اور غیر اراکین کی فہرستیں طلب کی گئیں۔ مجالس قادیان کو ۲۵ خطوط لکھے گئے۔ ۹۲ عدد فارم رکنیت مختلف مجالس کو بھیجے گئے۔ حضور کے خطبات سے دو اقتباس شائع کر کے نوجوانوں کو مجلس خدام الاحمدیہ میں شامل ہونے کی تحریک کی گئی۔ بورڈنگ تحریک جدید اور دوسرے محلہ جات کے باہر جانیوالے طلباء کو ملکہ باہر مجالس قائم کرنیکے لئے ہدایات دی گئیں۔ غیر اراکین کے نام خطوط لکھے گئے۔ کہ وہ مجلس میں شامل ہوں۔ اس کا بہت اچھا اثر ہوا۔ عرصہ زیر رپورٹ میں شعبہ کے پچھلے ریکارڈ کو ترتیب وار مجالس کے لحاظ سے اکٹھا کیا گیا۔ اور تمام مجالس کے اراکین کی فہرست حروف ابجد کے لحاظ سے تیار کی جا رہی ہے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

چنوں وغیرہ کی برآمد کے پرمٹ

پرائس کنٹرولر صاحب پنجاب چنوں، چنوں کی دال اور جو کی پنجاب سے برآمد کے لئے پرمٹ جاری کر رہے ہیں۔ یہ پرمٹ ایک محدود مقدار میں دیئے جا رہے ہیں۔ انفرادی طور پر تاجروں کو ۲۰ ہزار ٹن تک باجرے کی برآمد کے پرمٹ بھی دیئے جا رہے ہیں۔ اس کا مقصد یہ ہے۔ کہ اب جبکہ ربیع کی نئی فصل قریباً تیار ہے۔ متعلقہ تاجر اپنے ذخیروں کو نکال سکیں۔ (محکمہ اطلاعات پنجاب)

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں!

کا اپنی تقریر میں جو ذکر کیا تھا۔ اسکے بعد اب تک سرکاری طور پر کوئی مزید خبر نہیں آئی۔ البتہ انگریزی بمبار اور شکاری جہاز رومیل کی چوکیوں پر دن رات بم برساتے رہتے ہیں۔ ایک جنگی نامہ نگار کا بیان ہے۔ کہ اس علاقہ میں ہمارا ہوائی حملہ اتنے زور کا ہے۔ کہ اب تک جرمنوں نے شمالی افریقہ میں اتنے زور کا کوئی ہوائی حملہ نہیں کیا۔ مدینین کے ہوائی اڈوں سے اڑ کر ہمارے ہوائی جہاز دشمن کے ٹینکوں۔ رسد کے راستوں اور جہازی قافلوں پر برابر حملے کر رہے ہیں۔ ایک دستہ حملہ کے بعد واپس آتا ہے۔ تو دوسرا دستہ فوراً روانہ ہو جاتا ہے۔

ماسکو ۲۲ مارچ۔ رُوسی فوج نے ویازما سے سمالنسک کو جانے والی ریلوے پر ایک اہم ریلوے جنکشن پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ سٹیشن سمالنسک سے ۶۰ میل مشرق کی طرف ہے۔ جرمن گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں اس جگہ کو واپس لینے کے لئے بار بار حملے کر چکے ہیں۔ مگر ہر دفعہ انہیں پیچھے دھکیل دیا گیا۔ سمالنسک کے شمال میں جرمنوں کی دو اور چوکیوں پر بھی روسی افواج قبضہ کر چکی ہیں۔ خارکوف کے جنوب مشرق میں گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے۔ اور روسی ڈٹ کر جرمنوں کا مقابلہ کر رہے ہیں۔

لنڈن ۲۲ مارچ۔ جنرل میکارتھر کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ نیوگنی کے پاس دشمن کے ایک مال لے جانے والے جہاز پر حملہ کیا گیا۔ اور اسے ڈوبتا ہوا چھوڑ دیا گیا۔ ایک اور برطانی جہاز جو دیکھ بھال کے لئے پرواز کر رہا تھا۔ اُس نے جاپان کے ایک تباہ کن جہاز کو نشانہ بنا لیا۔ نیو برٹن کے مشرق کی طرف دشمن کے ایک جنگی جہاز کو برباد کیا گیا۔ اور نیوگنی کے کنارے کے پاس ایک جاپانی جہازوں کے قافلہ پر جس میں دو تباہ کن اور چھ مال لے جانے والے جہاز تھے حملہ کیا گیا۔ ایک تباہ کن اور تین مال بردار جہاز برباد ہو گئے۔

نیویارک ۲۲ مارچ۔ مسٹر ایڈن اور لارڈ ہیلی فیکس کل نیویارک سے واشنگٹن روانہ ہو گئے۔

نئی دہلی ۲۲ مارچ۔ مسٹر جناح نے "پاکستان ڈے" کے موقع پر ہندوستان کے مسلمانوں کو ایک پیغام دیتے ہوئے کہا۔ کہ گذشتہ تین سال کے اندر ہماری قوم میں شاندار اتحاد قائم ہو گیا ہے۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے اندر زیادہ سے زیادہ اتحاد پیدا کریں۔ اور تعلیمی و سیاسی، اقتصادی اور اخلاقی ترقی کی طرف توجہ کریں۔

نئی دہلی ۲۳ مارچ۔ ہندوستانی کمانڈ کے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ کل ہمارے ہوائی جہازوں نے شمالی برما میں دشمن کے ٹھکانوں پر پھر بمباری کی۔ سارے بم نشانہ پر لگے۔ اور ان سے جگہ جگہ آگ بھڑک اٹھی۔ شکاری ہوائی جہازوں نے نیچے اڑتے ہوئے کچھ جاپانی لاریوں پر مشین گنوں سے گولیوں کی بوچھاڑ کی اور انہیں برباد کر ڈالا۔ دو سٹیمروں کو بھی نشانہ بنایا۔ یقین کیا جاتا ہے کہ وہ دونوں ڈوب گئے۔

لنڈن ۲۳ مارچ۔ کل تیسرے پہر انگریزی ہوائی جہازوں نے راٹرڈم کے پاس دشمن کے ٹھکانوں پر کامیاب حملہ کیا۔ یہاں مچھیروں کا ایک چھوٹا سا گاؤں ہے۔ جسے جرمنوں نے ہوائی اڈہ بنا لیا ہے۔ اس پر بمباری کر کے سخت نقصان پہنچایا گیا۔ ایک اور دستہ نے ہالینڈ میں دشمن کے ٹھکانوں کی خبر لی۔ کچھ ہوائی جہاز شمالی فرانس میں دُور دُور حملہ کے لئے گئے۔ اور اور ریل کی پٹڑیوں۔ پلوں اور عمارتوں پر بم برسائے۔ دشمن کے ہوائی جہاز جو مقابلہ کے لئے آئے۔ ان میں سے دو کو گرا لیا گیا۔ برطانیہ کا صرف ایک جہاز کام آیا۔

لنڈن ۲۳ مارچ۔ ترکی کا جنگی مشن جو شمالی افریقہ میں آیا ہوا ہے۔ اس نے کل اتحادی افواج کے کمانڈر انچیف۔ سمندری فوجوں کے کمانڈر اور ہوائی فوجوں کے کمانڈر سے ملاقات کی۔ اس کے بعد جنرل جیرو نے انہیں ڈنر دیا۔ پھر یہ مشن کسی نامعلوم مقام کی طرف روانہ ہو گیا۔

ماسکو ۲۳ مارچ۔ ویازما اور اوریل کے درمیان رُوسیوں نے جرمنوں کو بھاری نقصان پہنچایا ہے۔ تین دن کی لڑائی کے بعد ½۵ ہزار جرمن اس مورچہ پر مارے گئے۔ اور بیشمار گھائل ہوئے۔ ویازما کے شمال مغرب میں جس روسی فوج نے دریائے نیپر کو عبور کر لیا تھا۔ وہ کچھ اور آگے بڑھ گئی ہے۔ اسنے چار ہزار جرمنوں کو موت کی نیند سلا دیا۔ دریائے ڈونیٹز کی لڑائی کی حالت میں کوئی خاص تغیر نہیں ہوا۔ جرمن خبر رساں ایجنسی نے کہا ہے کہ اس علاقہ میں جرمن حملہ رک گیا ہے۔ کیونکہ فوجیں اپنی صفوں کو نئے سرے سے ترتیب دے رہی ہیں۔ خارکوف کے جنوب مشرق میں جرمنوں کے زیادہ زور دار حملے رک گئے ہیں۔ اس

نئی دہلی ۲۱ مارچ۔ ہندوستانی کمانڈ کے ایک تازہ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ اراکان کی لڑائی کی حالت میں کوئی خاص تغیر نہیں ہوا۔ جمعہ کے دن ہمارے ہوائی جہازوں نے لانگ چانگ کے پاس جاپانیوں کی ایک چوکی پر حملہ کیا۔ لانگ چانگ مایو کے مشرقی کنارہ کی طرف ہے۔ راتھیڈانگ کے شمال میں بھی بمباری کی گئی۔ ٹونگو میں جاپانیوں کے ایک گولہ بارود کے گودام پر بم برسائے گئے۔ اور ان کے ہوائی اڈے کو بھی نشانہ بنایا گیا۔ ہمارے بم ریل کی پٹڑیوں۔ ہوائی میدانوں اور دشمن کی چوکیوں میں زور سے پھٹتے دیکھے گئے اور ان سے جگہ جگہ آگ لگ گئی۔ ان حملوں کے بعد ہمارے سب ہوائی جہاز سلامتی کے ساتھ واپس آ گئے۔

نئی دہلی ۲۲ مارچ۔ کل تیسرے پہر جنوب مشرقی بنگال میں فینی کے ہوائی اڈے پر جاپانی ہوائی جہازوں نے حملہ کیا۔ مگر اس حملہ سے بہت تھوڑا جانی اور مالی نقصان ہوا۔

لنڈن ۲۲ مارچ۔ مسٹر چرچل نے کل رات ٹیونیشیا میں برطانیہ کی آٹھویں فوج کے آگے بڑھنے

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ رحمت اللہ خان شاکر